(بیشک میرے لیے صرف معصومین جل جلالہ ہی کافی ہیں)

بس معصومینؑ کافی ہیں

مولف

غلامِ علی

انجمنِ تحفظِ بنیادی عقائدِ شیعہ پاکستان

(بیشک میرے لیے صرف معصومین جل جلالہ ہی کافی ہیں)

بس معصومینؑ کافی ہیں

مولف

غلامِ علی

انجمنِ تحفظِ بنیادی عقائدِ شیعہ پاکستان

پیش لفظ

ہر حمد ہے خلاقِ توحید، خالقِ خدا، پروردگارِ ھویت، معبودِ اعظم، مسجودِ حقیقی، رزاقِ عالمین رب الارباب، مسبب الاسباب، مولائے کل، امامِ حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ کے لیے۔۔

بے شمار و بے حساب درود وسلام محمدؐ و آل محمدؐ پر

بس معصومینؑ کافی ہیں۔ میری چھیاسٹھویں کتاب کی صورت میں بارگاہِ محمدؐ و آل محمدؐ میں حاضر ہے۔۔ بیشک ہمارے لیے معصومینؑ کافی ہیں۔ ہمارے لیے بس معصومینؑ کافی ہیں۔ ہمیں کسی اور کی ضرورت نہیں ہمیں کسی غیر کی ضرورت نہیں۔۔ ہمیں کسی ملاں، مفتی یا مجتہد کی تقلید کرنے کی ضرورت نہیں ہمارے لیے معصومینؑ کافی ہیں۔۔ ہمیں کسی نام نہاد و پیشہ ور ذاکر کی پیروی کرنے کی ضرورت نہیں ہمارے لیے معصومینؑ کافی ہیں۔۔ ہمیں کسی جعلی پیر کی پرستش کرنے کی ضرورت نہیں ہمارے لیے معصومینؑ کافی ہیں۔۔ ہمیں کسی سیاسی تنظیم یا سیاسی لیڈر کی رہنمائی کی ضرورت نہیں ہمارے لیے معصومینؑ کافی ہیں۔۔ ہمیں کسی قوم، ملک یا زبان کی پوجا کرنے کی ضرورت نہیں ہمارے لیے معصومینؑ کافی ہیں۔۔ یہی معصومینؑ کا حکم ہے کہ مومن کے لیے معصومینؑ کافی ہیں۔ کسی غیر معصوم کی پیروی، تقلید اور پرستش کرنا شرکِ اعظم ہے جس کی کوئی معافی نہیں۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ خود کو شیعہ کہلوانے کا شوق رکھنے والے ۹۰ فیصد افراد شرک کرتے ہیں اور کسی نہ کسی باطل پرستی میں ملوث ہیں۔۔ کوئی ملاں، مولوی یا مجتہد کو اپنا باطل خدا بنا کر اس کی پرستش کر رہا ہے تو کوئی نام نہاد و پیشہ ور بازاری ذاکروں کو اپنا باطل معبود بنا کر ان کی پوجا کر رہا ہے۔ کوئی سیاسی جماعتوں اور باطل حکومتوں کی پرستش کرتا ہے تو کوئی جعلی پیروں کو اپنا خدا مانتا ہے۔ کوئی قوم پرستی اور زبان پرستی کے گناہ میں ملوث ہے تو کوئی وطن پرستی کے جنون میں مبتلا ہے۔۔ یہ سب باطل پرستی کی وہ مشہور

اقسام ہیں جن کو نام نہاد شیعہ پسند کرتے ہیں۔ ہر خود ساختہ اور بناوٹی مومن کو کسی نہ کسی باطل خدا کی پرستش کا شوق ضرور ہوتا ہے۔ یہ اپنے باطل خداوں سے اتنا عشق کرتے ہیں کہ ان کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کرسکتے۔ باطل پرست افراد اپنی مرضی سے معصومینؑ کے القابات پر ڈاکہ ڈال کر ان القابات کو اپنے نجس آقاوں سے منسوب کردیتے ہیں۔۔ آیت للہ، امام، عالم، علامہ، مولانا، حجت الاسلام، ولی امر وغیرہ صرف اور صرف معصومینؑ کے القابات ہیں اور ان کو کسی بھی نجس انسان کے لیے استعمال کرنا شرک ہے۔ جو کوئی بھی کسی غیر معصوم کو آیت اللہ، علامہ، عالم، علما، مولانا، حجت الاسلام اور ولی امر وغیرہ کہتا ہے وہ مشرک ہے۔ امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا صرف ہم عالم ہیں اور ہمارے شیعہ طالب علم ہیں۔۔۔ معصومؑ فرماتے ہیں عالم صرف ہم معصومینؑ ہیں مگر آج کل کے مشرکین ہر نجس و پلید انسان کو عالم، علامہ اور علما بنادیتے ہیں۔ یہی نہیں جاہلینِ مطلق کو سلطان العلما اور شمس العلما وغیرہ بھی بنادیا گیا ہے۔۔۔ ایک اور باطل عمل جو اکثر باطل پرست انجام دیتے ہیں قرنہائے گذشتہ کے کتاب نویسوں اور کتابوں کو حجت مان کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کتاب نویسوں کی کتب اور ان کی ہر صحیح غلط بات کو حجت مان لیا جاتا ہے اور ضد کی جاتی ہی کہ ان مخصوص کتاب نویسوں کی کتب سے معصومینؑ کی فضیلت بیان کی جاے ورنہ ہم نہیں مانیں گے۔ استغفر اللہ!

معصومینؑ تو فضیلتوں کے خالق ہیں۔ معصومین کی فضیلت کتابوں سے ثابت نہیں کی جاتی۔۔ معصومینؑ کسی کتاب یا کتاب نویس کے محتاج نہیں۔ کتابیں اور کتاب نویس معصومینؑ کا ذکر کرنے کے محتاج ہیں۔۔ معصومینؑ کی فضیلتوں کے حوالے کتابوں میں نہ ڈھونڈا کرو یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے مرتجزؑ کے سموں کے نیچے الکتاب رہتی ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح کردوں کہ شیخ صدوق سے لے کر باقر مجلسی تک اور طوسی سے لے کر طبرسی تک ہر نام نہاد کتاب نویس نے کہیں نہ کہیں اپنی کتب میں معصومین کی شان میں گستاخیاں ضرور کی ہیں اوران تمام کی اگر کتب کا مطالعہ کیا جائے توان سب کتاب نویسوں کا عقیدہ مشکوک معلوم ہوتا ہے۔

امام محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا حجت صرف ہم ہیں اورصرف ہماری ہی پیروی واطاعت کا حکم ہے اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہی تو شرک کرتے ہیں۔۔اب جولوگ معصومین کو چھوڑ کر کسی بھی ہستی کی اطاعت، پیروی یا تقلید کرتے ہیں وہ مشرک ہیں اور معصومینؑ کے دشمن ہیں۔۔اسی طرح عبادت بھی صرف معصومینؑ کی کی جانی چاہیے۔پرستش بھی صرف معصومینؑ کی کی جانی چاہیے۔جو لوگ غیر معصوم کو پوجتے ہیں وہ مشرک ہیں غالی ہیں۔سجدہ بھی صرف معصومینؑ کے لیے ہے ۔کسی خود ساختہ،گم شدہ، نامعلوم اور لاپتہ خدا کو سجدہ کرنا بھی غلط ہے۔۔یہاں تک معصومؑ کا فرمان ہے کہ صرف ہمارے ہاتھ چومنا درست ہے۔ کسی نجس انسان کے ہاتھ پیر چومنا حرام ہے۔۔ حقیقی مومن صرف وہی ہے جو معصومین کی پیروی، اطاعت اور تقلید کرے،صرف معصومین کی ہی عبادت کرے اور انہی کو سجدہ کرے۔۔۔

بازاری عورتوں کی وہ حرامزادی اولادیں جن کی ماوں نے بے شمار خنزیر صفت مشرکین سے متعہ مثلِ زنا کیا ہوتا ہے وہ یہ تحریر پڑھ کر ضرور میرے خلاف بھونکنا شروع کردیں گی۔۔مگر میں کسی حرامی، ولد الزنا، اولادِ حیض مشرک کی بکواس کو اہمیت نہیں دیتا۔ میں جانتا ہوں میرے خلاف وہی بھونکتا ہے جس کی ماں رات کو چکلوں کی زینت بڑھاتی ہے۔۔اب مومنین جب کسی کو میرے خلاف بھونکتا دیکھیں تو سمجھ جایں بھونکنے والا کسی کوٹھے کی پیداوار ہے۔

مجتہدوں، نام نہاد بازاری ذاکروں اور جعلی پیروں کے پجاری ہمیشہ میری جوتی سے بھی نیچے رہتے ہیں اور میں جب چاہتا ہوں ان کو مسل کرر کھ دیتا ہوں۔۔ جب تک مولاؑ نے چاہا میں ہر باطل پرست مشرک کے خلاف آوازِ حق بلند کرتا رہوں گا چاہے کچھ ہو جائے۔ اور میں جانتا ہوں یہ کام میرے علاوہ یہاں کوئی نہیں کرسکتا۔ یہ طاقت اور جرات مولاؑ نے مجھے ہی عطا کی ہے۔ مجھے باطل قوتوں نے ۴ سال جیل میں صرف اس وجہ سے قید رکھا کہ میں آوازِ حق بلند کرتا ہوں۔۔ میں نے حق کی خاطر ۴ سال کی سخت ترین قیدِ تنہائی کاٹی ہے۔ ان سختیوں کے باوجود میں نے راہِ حق کو ترک نہیں کیا ورنہ یہاں تو لوگ ایک رات تھانے میں گزارنے کے بعد اپنی وفاداریاں بدل لیتے ہیں۔ میری جتنی ریاضت یہاں کسی خود ساختہ اور بناوٹی مومن کی نہیں۔ اس لیے مشرکین میرے بارے میں سوچنے سے پہلے بھی ہزار بار سوچا کریں۔

ناشرِ تبرا

غلامِ علی

وڈیروں اور جاگیر داروں پر لعنت

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا لعنتی ہے وہ شخص جو مال و دولت جمع کرتا ہے۔ لعنتی ہے وہ شخص جو اناج ذخیرہ کرتا ہے۔ لعنتی ہے وہ شخص جو بڑے بڑے گھر بناتا ہے اور زمینیں خریدنے پر مال خرچ کرتا ہے۔ مومن وہ ہے جو اپنا مال دوسرے غریب مومنوں میں تقسیم کردے اور صرف ضرورت کے مطابق اپنے پاس رکھے۔

(حوالہ: کتاب سالارِ حق، صفحہ ۵۶)

مولا علی جل جلالہ کی نعالینِ پاک کی شان

جناب ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جل جلالہ اور مولا علی جل جلالہ مسجد نبوی میں جلوہ افروز تھے۔۔ میں اور سلمان فارسیؓ ودیگر اصحاب ان کی خدمت میں حاضر تھے۔۔ اتنے میں ایک منافق مسجد میں داخل ہوا اور اس نے رسول اللہؐ سے کہا یارسول اللہؐ مجھے آپ کے صاحبِ ایمان غلاموں سے چند سوال کرنے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو۔۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جو پوچھنا چاہتے ہو سلمانؓ سے پوچھ لو۔۔ منافق نے جنابِ سلمانؓ سے پوچھا اسلام کیا ہے؟ سلمانؓ نے مولا علی کی نعالین پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میرے مولا علیؑ کے نعالین کے نقوش کو اسلام کہتے ہیں۔۔ منافق نے پوچھا آدمؑ سے لے کر عیسیٰ تک تمام نبی اس وقت کہاں ہیں؟ سلمانؓ نے کہا آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام انبیا علیؑ کی نعالین سے چپکی ہوئی خاک میں پوشیدہ ہیں۔۔ منافق نے پوچھا جنت کہاں ہے؟ جنابِ سلمانؓ نے کہا علیؑ کی نعالین کے سائے کا نام جنت ہے۔۔ منافق نے پوچھا جہنم کہاں ہے؟ سلمانؓ نے کہا جس نے علی کی نعالین سے منہ موڑ لیا وہ جہنم میں ہے۔۔ منافق نے پوچھا توحید کیا ہے؟ سلمانؓ نے کہا علیؑ کی نعالین کا ظاہر توحید ہے۔۔ منافق نے پوچھا خدا کہاں

ہے؟ سلمانؑ نے کہا علی کی نعالین کا باطن خدا ہے۔۔منافق اپنے بال نوچتا ہوا رسول پاکؐ کے قدموں میں گرا اور کہنے لگا دیکھیں یارسول اللہؐ آپ کا غلام کفر بول رہا ہے۔۔رسول اللہ نے فرمایا سلمانؑ نے جو کچھ کہا حق کہا۔۔اور اے بدبخت تیرے ہی سوال ختم ہو گئے ورنہ تو سوال کرتا رہتا اور سلمانؑ صبحِ قیامت تک علی کی نعالین کی فضیلتیں بیان کرتا رہتا مگر پھر بھی علیؑ کی نعالین پاک کے فضائل ختم نہ ہوتے۔۔ (حوالہ: کتاب اذکارِ بہشتی، صفحہ ۷۵۶)

دیدارِ خدا

ایک روز جنابِ قمبرؓ نے جنابِ فضہؓ سے پوچھا اے فضہ آپ جناب سیدہ جل جلالہ کی کنیز خاص ہیں۔۔آپ نے اس گھر میں رہتے ہوئے کتنی بار اللہ کی زیارت کی؟؟۔۔جنابِ فضہؓ نے فرمایا اے قمبرؓ میں نے کئی بار اس گھر کی چوکھٹ پر اللہ کو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔۔ اللہ جنابِ فاطمہ زہراؑ کا عبدِ خاص اور مولا علیؑ کا سب سے بڑا عاشق ہے۔۔ اللہ کبھی روٹیوں کی بھیک مانگنے مختلف شکلوں میں درِ سیدہؑ پر آتا ہے۔۔اللہ کبھی درزی بن کر حسنینؑ کے کپڑے سی کر لاتا ہے۔۔اللہ کبھی جنابِ سیدہؑ کے گھر کی چکی پیستا ہے۔۔اور قمبرؓ جنابِ زہراؑ کی جس چادر میں معصومینؑ موجود تھے اس چادر کا سایہ حاصل کرنے کے لیے میں نے اللہ کو پاک سیدہ سے التجا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔۔جنابِ قمبرؓ نے جنابِ فضہؓ سے پوچھا کیا یہ سب کام فرشتے نہیں کرتے تھے؟؟ جاب فضہؓ نے مسکرا کر کہا فرشتے میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ جناب سیدہؑ کے گھر کی چوکھٹ تک بھی آپائے۔ فرشتہ اگر اس گھر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو جل کر خاک ہو جائے گا۔۔یہ عصمت اور طہارت کے خالقوں کا گھر ہے یہاں پر غلامی کرنے کے لیے غلام کا کم از کم اللہ ہونا ضروری ہے۔۔

(حوالہ: کتاب اسرارِ تطہیر، صفحہ ۱۸)

عزادارِ مولا حسین جل جلالہ کا رتبہ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا موسی کاظم جل جلالہ جل شانہ سے پوچھا گیا کہ یا مولا اگر کوئی شخص کوئی عبادت نہیں کرتا صرف مولا حسینؑ کا ماتم کرتا ہے۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟ مولا کاظمؑ نے فرمایا اگر کوئی شخص عزاداری حسینؑ کی معرفت رکھتا ہے اور تمام تر شعور کے ساتھ ماتمِ حسینؑ کرتا ہے تو وہ شخص متقی ترین شخص ہے۔۔ عزاداری سید الشہداؑ سب سے بڑی عبادت ہے۔ اور تمام عبادتوں پر حجت ہے۔۔ (حوالہ: کتاب اذکارِ بہشتی، صفحہ ۸۷)

نماز ذکرِ معصومینؑ ہے

ایک شخص آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا محمد تقی جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا ابن رسول اللہؐ کیا ہم آپ معصومینؑ کے نام اپنی نماز میں شامل کر سکتے ہیں؟ مولا تقیؑ نے فرمایا ہمارا ذکر ہی نماز ہے۔۔ ہمارا ذکر ہی روزہ ہے۔۔ ہمارا ذکر ہی حج ہے۔۔ ہمارا ذکر ہی زکات ہے۔۔ ہمارے ذکر سے ہٹ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔ جس عبادت میں ہمارا ذکر شامل نہ ہو وہ عبادت نہیں بلکہ شیطان پرستی ہے۔۔ (حوالہ: کتاب روحِ عبادات، صفحہ ۴۵)

حقیقتِ عزت و غیرت

ایک نوجوان آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا امام میری بیوی بدکار تھی اور اس کی وجہ سے میری عزت و غیرت پر حرف آتا تھا۔ تو میں نے اسے قتل کر دیا، کیا میں نے صحیح کیا؟ مولا محمد باقرؑ نے عالمِ جلال میں فرمایا بیشک تو کافر ہے، جہنمی ہے، لعنتی ہے اور واجب القتل ہے۔۔ ہماری شریعت میں دورِ جاہلیت کی رسوم کی کوئی جگہ نہیں۔۔ جھوٹی

عزت وغیرت کے نام پر کسی بھی انسان کی جان لینا بہت بڑا ظلم ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہے، جہنمی ہے، لعنتی اور واجب القتل ہے۔ عزت والا وہ ہے جو ہماری ولایت پر قائم ہے۔۔ غیرت والا وہ ہے جو ہم سے مودت رکھتا ہے۔۔ انسانوں کے جاہلانہ اعمال کا عزت وغیرت سے کوئی تعلق نہیں۔

(حوالہ کتاب شریعتِ متقیان، صفحہ ۹۰)

سیاست کی حقیقت

خلاقِ عالمین، خالقِ اللہ، پروردگارِ توحید امام حق مولا علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا سیاست دماغ کا خلل ہے اور مومن پر حرام ہے۔۔ جو سیاست کرتا ہے وہ مومن نہیں۔۔

(حوالہ: کتاب حاکمِ حکمت، صفحہ ۴۱)

تقلید صرف معصومین ؑ کی

حضرت ابوبصیر آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا اے میرے مولاؑ ابوحنیفہ لعنتی نے دین میں اجتہاد شروع کر دیا ہے اور روز کسی نئی بدعت کو دین میں شامل کر دیتا ہے اور جاہل لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں۔ مولا صادقؑ نے فرمایا ہمارے دین میں اجتہاد حرام ہے اور اجتہاد کرنے والا حرام کار ہے۔ اجتہاد تمام بدعتوں اور خرابیوں کی ماں ہے۔ اس عملِ حرام سے بچو۔ اور تقلید صرف ہم (معصومینؑ) کی کرو۔ کسی غیر معصوم کی تقلید کرنا ابلیس کی تقلید کرنے کے برابر ہے۔۔

(حوالہ: کتاب شریعتِ متقیان، صفحہ ۲۷)

قوم پرستی کی مذمت

ایک عجمی غلام آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا سجاد جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور روتے ہوئے کہنے لگا میرا مالک عربی ہے اور وہ مجھ پر صرف اس لیے ظلم کرتا ہے کہ میں ایک عجمی ہوں۔ وہ مجھے نیچ قوم کا کہتا ہے اور میری مادری زبان کی برائی کرتا ہے۔۔ مولا سجادؑ نے فرمایا کیا اس نے اپنی قوم کو اپنا معبود بنالیا ہے؟ کیا وہ اپنی زبان کی پرستش کرتا ہے؟ جان لو کہ تمام زبانیں اور تمام قومیں ہماری پروردہ ہیں اور کسی کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ جن لوگوں نے اپنے معبود کو چھوڑ کر اپنی قوموں اور اپنی زبانوں کی پرستش شروع کردی ہے وہ بت پرستوں جیسے ہیں اور ایسے بد بختوں کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ (حوالہ: کتاب احکامات سجادیہ، صفحہ ۴۰۵)

واقعات کربلا کے بارے میں پھیلائی جانیوالی غلط فہمیوں کا جواب

ویسے تو ہر دور میں مذہب شیعہ میں کچھ بد بخت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو یزید کے لیے دل میں ہمدردی رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے کربلا کے واقعات کو چھپانے اور گھٹانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔۔ اور دوسری طرف کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ذاتی شہرت اور اپنی دکانداری کی خاطر واقعات کربلا کو اپنی مرضی سے بڑھا کر غیر حقیقی باتوں کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ یہ دونوں ہی گروہ قابل مذمت ہیں۔۔ معصومینؑ نے دونوں ہی گروہوں کی مذمت کی ہے۔ واقعاتِ کربلا کو چھپانے والوں کے بارے میں مولا امام زین العابدینؑ نے فرمایا جو کربلا کی مصیبت کو چھپائے گا وہ خولی لعنتی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔۔ اور واقعاتِ کربلا کو بڑھا چڑھا کر اور ان میں جھوٹی کہانیاں شامل کرنے والوں کے خلاف مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وہ کام نہ کرو جو شمر نے بھی نہیں کیے۔۔ یعنی جو

کربلا کے واقعات کو چھپائے وہ بھی گناہ گار اور جو کربلا کے واقعات کو اپنی طرف سے بڑھائے اور من گھڑت باتیں کرے وہ بھی گناہ گار۔۔ اس وقت ملت شیعہ میں دو قسم کے گروہ لوگوں کے عقیدے خراب کرنے میں مصروف ہیں۔ ایک نام نہاد پیشہ ور ذاکروں اور نوحہ خوانوں کا گروہ ہے جو اپنی واہ واہ کی خاطر واقعاتِ کربلا کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔ یہ ذاکرین اپنی ذاکری کے دوران مستوراتِ توحید و رسالتؑ کی شان میں گستاخیاں بھی کرجاتے ہیں۔ پیشہ ور ذاکرین واقعات کربلا کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں جس سے پاک بیبیوںؑ کی شان میں اکثر گستاخی ہوجاتی ہے۔ یہ بات لازم ہے کہ جب بھی پاک مستوراتِ توحید و رسالتؑ کا نام لیا جائے تو بے حد ادب و احترام سے لیا جائے۔۔ پیشہ ور ذاکرین ممبر سے پاک بیبیوںؑ کے نام اس انداز میں لیتے ہیں جیسے کوئی اپنے گھر کی عورتوں کے نام بھی نہیں لیتا ہوگا۔ بدبخت پیشہ ور ذاکر و نوحہ خواں اپنی ماں بہنوں کے نام تو بڑے ادب و احترام سے لیتے ہیں مگر خاندانِ رسالت کی مستورات کے نام انتہائی گستاخانہ انداز میں لیتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا ذاتی قیاس ہے کہ مستوراتِ توحید و رسالتؑ کے نام نہیں لینے چاہیں۔۔ مگر یہ غلط ہے۔ معصومینؑ نے ہمیشہ پاک مستوراتِ توحید کے نام ادب سے لیے اور اپنے اصحاب کو ان پاک بیبیوںؑ کے فضائل نام لے لے کر بتائے اور اپنے اصحاب سے کہا کہ مستوراتِ توحید و رسالتؑ کے فضائل آگے مومنین تک پہنچائیں۔۔ ہمیں بھی وہی کرنا ہے جس کا حکم معصومینؑ نے دیا ہے۔ ذاتی قیاس کی ہمارے مذہب میں کوئی جگہ نہیں۔۔ مستوراتِ توحید و رسالتؑ کے نام ضرور لیں مگر انتہائی ادب اور احترام سے۔۔ جیسے اگر کسی نے بی بیؑ کا نام لینا ہے تو ایسے لے (آیت اللہ العظمٰی، رہبر معظم، پروردگارِ توحید، ضامن توحید جنابِ سیدہ فاطمہ زہرا جل جلالہ جل شانہ)

اب جو پیشہ ور ذاکرین اور نوحہ خواں پاک مستوراتِ توحید و رسالتؑ کے نام بے ادبی سے لیتے ہیں اور جھوٹی کہانیوں کو کربلا سے منسوب کرتے ہیں وہ توہین ناموسِ رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں اور ناموس رسالت کی توہین کرنے والے کی سزا صرف موت ہے۔۔ مومنین پر واجب ہے کہ پیشہ ور گستاخ ذاکرین اور نوحہ خوانوں کے خلاف سخت کاروائی کریں۔۔

دوسرا بدبخت گروہ جو ملت شیعہ کے عقیدے خراب کرنے میں مصروف ہے وہ ایرانی مجتہد مطہری کے مقلدوں اور پیروکاروں کا ہے۔ جو سرے سے کربلا کے واقعات کو مانتے ہی نہیں ہیں۔مطہری کے بارے میں میں اپنی ایک کتاب مودتِ معصومینؑ میں تفصیل سے بتا چکا ہوں۔۔مطہری لعنتی اپنی کتاب حماسہ حسینی اور اپنی دیگر کتب میں لکھتا ہے کہ (نعوذ وباللہ) کربلا میں پانی بند نہیں ہوا تھا۔ کربلا میں پانی موجود تھا اور معصومینؑ کربلا پانی کا استعمال کر رہے تھے۔ مطہری لعنتی لکھتا ہے کہ (نعوذ وباللہ) پاک بیبیوں کی چادریں نہیں چھنیں۔۔مطہری یہ بھی لکھتا ہے کہ شہزادہ قاسمؑ کی کربلا میں شادی نہیں ہوئی اور شہزادہ قاسمؑ کی مہندی اٹھانا غلط ہے۔۔مطہری لعنتی یہ بھی لکھتا ہے کہ ہر مجلسِ عزا میں جنابِ سیدہؑ نہیں آتیں اور بی بیؑ کی ہر مجلس میں آنے والی بات غلط ہے۔۔۔اسی طرح کی بہت سی بے تکی اور بے ہودہ باتیں ایرانی مجتہد مطہری نے اپنی کتب میں لکھی ہیں ان تمام باتوں کو یہاں بیان کرنا ممکن نہیں۔جس جس کو مطہری کی گستاخانہ بکواس کے بارے میں تحقیق کرنے کا شوق ہے وہ مطہری کی کتاب حماسہ حسینی پڑھ سکتا ہے۔۔یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ صرف وہ مصائب کربلا درست ہیں جن کو خود معصومینؑ نے بیان کیا ہے۔۔کسی تاریخ دان، کسی کتاب نویس، کسی مجتہد یا کسی پیشہ ور ذاکر کی بات ہمارے لیے حجت نہیں ہے۔۔ہمارے لیے صرف قولِ معصوم حجت ہے۔

معصومینؑ کی بے شمار احادیث واقعات کربلا کے حوالے سے موجود ہیں۔صرف انہی احادیث سے

مصائب بیان ہونے چاہیں۔۔ کربلا کا سب سے بڑا نوحہ تو سرکارِ امام زمانہ جل شانہ نے زیارت ناحیہ کی شکل میں بیان کیا ہے۔۔زیارت ناحیہ تو تقریبا ہر گھر میں ہوتی ہے جو لوگ واقعاتِ کربلا کے حوالے سے دیگر احادیث معصومینؑ نہیں پڑھ پاتے وہ کم از کم زیارت ناحیہ تو پڑھ ہی سکتے ہیں۔ امام زمانہؑ نے جو کچھ اس زیارت میں فرمایا ہے وہی رونے کے لیے کافی ہے۔ذاکرین کو جھوٹی کہانیاں بنانے کی ضرورت نہیں۔۔ میں یہاں زیارت ناحیہ کے چند جملے شامل کروں گا مگر پہلے چند باتوں واضح کردوں۔۔ یہ بات سب پر واضح ہو جانی چاہیے کہ مستوراتِ توحید ورسالتؑ کو کوئی نجس انسان چھو نہیں سکتا۔ یہ تو یہ ان کے غلاموں سے بھی نجاست دور رہتی ہے۔اگر ان پاک ہستیوں کو کوئی چھو لے تو آیہ تطہیر جھوٹی ہو جائے گی۔۔اس لیے پاک بی بی سکینہؑ کو طمانچے مارنے والی روایت غلط ہے۔ یہ بات سوچنا بھی گناہ ہے کہ کسی نجس انسان نے مستوراتِ توحید ورسالت کو چھوا ہوگا۔۔جہاں تک چادریں چھن جانے کی بات ہے بیشک احادیث معصومینؑ سے ثابت ہے کہ چادریں چھنیں تھیں مگر ویسے نہیں چھنیں تھیں جیسے پیشہ ور ذاکر اور نوحہ خواں بتاتے ہیں۔امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں جب شمر لعنتی اور اس کی فوج کے لوگ ہمارے خیموں میں آئے اور انہوں نے چادریں چھیننے کے لیے قدم بڑھانا چاہا تو جنابِ سیدہ زینبؑ نے ان کو اشارے سے روکا اور کہا کہ ہمارے قریب مت آنا ورنہ میں اگر ابھی بددعا کردوں تو تم سب پر عذاب آ جائے گا۔۔یہ سن کر شمر ڈر کر پیچھے ہٹا۔بی بیؑ نے فرمایا تم لوگوں کو چادریں چاہیے ہیں تو ہم خود تم کو چادریں دیے دیتے ہیں۔ پھر تمام بیبیوںؑ نے اپنی چادریں شمر حرامی کو دے دیں۔(بحوالہ کتاب مقتل آل یاسینؑ) یہ بات واضح رہے کہ کربلا میں پاک مستوراتِ توحید ورسالت کی بے ردائی ہوئی ہے بے پردگی نہیں ہوئی۔امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں جیسے ہی پاک بیبیوںؑ کی چادریں چھنی گیں تو آسمان سے فرشتے نازل ہوئے اور انہوں نے اپنے پر کھول کر

پاک مستوراتؑ کے لیے پردہ بنالیا۔ کوئی انسان پاک بیبیوںؑ کو نہ دیکھ پایا (بحوالہ کتاب مقتلِ آل یاسینؑ) رسیاں باندھے جانے کا واقعہ بھی اسی طرح ہے۔ جب شمر لعنتی رسی لے کر آگے بڑھا تو پاک بی بی سیدہ زینبؑ نے کہا خبردار ہمارے قریب نہ آنا۔ ہم کو رسیاں دو ہم خود اپنے آپ کو رسیوں میں قید کر لیں گے۔ پھر پاک بی بیؑ نے اپنے ہاتھ سے تمام مستورات کو رسیاں پہنائیں۔۔ کربلا سے لے کر شام تک فرشتوں کے پروں کا پردہ ہر بی بیؑ پر موجود تھا جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کسی بھی راوی نے کسی بی بیؑ کے چہرۂ اقدس کے بارے میں کچھ بیان نہیں کیا۔ راوی کو کچھ نظر ہی نہیں آیا تو وہ بیان کیا کرتا۔۔ جس بی بیؑ نے بھی سرِ راہ گفتگو کی مولا علی کی آواز میں گفتگو کی یعنی آواز کا پردہ بھی موجود تھا۔۔ امام زمانہؑ سرکار زیارت ناحیہ میں فرماتے ہیں ان گریبانوں پر سلام جو خون سے بھرے ہوئے تھے۔۔ ان ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔۔ سلام ان پر جنہیں قتل کے بعد لوٹ لیا گیا۔۔ بے ردا ہو جانے والی مستورات پر سلام۔۔ سلام اس پر جس کا خیمہ پھاڑ ڈالا گیا۔۔ سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔۔ جسموں سے جدا کر دیے جانے والے اعضا پر سلام۔۔ نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر سلام۔۔۔ اسی طرح امام زمانہؑ زیارت ناحیہ میں کربلا کا پورا نوحہ سناتے ہیں۔۔ اس میں امام زمانہؑ بھی معصومینؑ کربلا کی پیاس کی گواہی دے رہے ہیں۔ اگر صرف زیارت ناحیہ کو ہی تمام تر شعور کے ساتھ پڑھ لیا جائے تو رونے کے لیے کافی ہے۔۔ زیارت ناحیہ واقعاتِ کربلا کا انکار کرنے والوں کے لیے واضح جواب ہے۔۔۔

کربلا کے بعد خوشی حرام ہے

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا سجاد جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا کربلا کے بعد ہماری عید ماتمِ حسینؑ ہے اور آلِ محمدؑ تا قیامت سوگوار رہیں گے۔۔ مولا سجادؑ فرماتے ہیں کے معصومینؑ تا قیامت سوگوار

ہیں مگر معصومینؑ سے محبت کا دعوا کرنے والے نام نہاد شیعہ خوشی منانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔۔ کربلا کے بعد ہر خوشی حرام ہے۔ کربلا کے بعد کسی معصومؑ نے کوئی عید کوئی خوشی نہیں منائی ۔۔ یہاں تک کہ کسی معصومؑ نے کسی معصومؑ کے نزول کے روز بھی جشن نہیں منایا اور نہ ہی جشن منانے کا حکم دیا ۔ مگر افسوس نام نہاد بناوٹی شیعہ حضرات قیاسی رویہ اپناتے ہوئے جشن منانے اور خوش ہونے کا کوئی موقع جانے نہیں دیتے۔ یہاں تو نوروز نامی تہوار بھی منایا جاتا ہے جو در اصل آتش پرستوں کا تہوار ہے اور یہ تہوار قبل از اسلام سے آتش پرست مناتے ہیں۔ ایران میں بھی پہلے سب آتش پرست تھے تو نوروز ان کے کلچر کا حصہ بن گیا اور ایرانیوں کی نقل میں پاکستانی شیعہ بھی نوروز کا تہوار منانے لگے۔ نوروز فارسی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے نیا دن۔۔ اگر نوروز مذہب جعفریہ کا تہوار ہوتا تو کم از کم اس کا نام تو عربی میں ہوتا۔ جب امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ ایرانی ایک تہوار مناتے ہیں جس کو نوروز کہتے ہیں۔ کیا ہم کو بھی یہ تہوار منانا چاہیے؟ تو امامؑ نے فرمایا کہ نوروز صرف اہل فارس کا تہوار ہے اور وہ ہی اس کو منانا جانتے ہیں۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح کچھ بد بخت لوگ خوشی منانے کے چکر میں معصومینؑ کے ایامِ شہادت کا بھی خیال نہیں کرتے۔۔ ۹ ربیع الاول جناب بی بی ربابؑ کی شہادت کا دن ہے مگر اللہ جانے اس روز لوگ کون سا سوگ اتار رہے ہوتے ہیں اور خوش ہو رہے ہوتے ہیں۔ آغا مہدی بحر العلوم نے بی بی رباب کی سوانح لکھی ہے اس میں جناب ربابؑ کی تاریخ شہادت ۹ ربیع الاول لکھی ہے۔ اسی طرح آغا مازندرانی نے بھی بی بی ربابؑ کے حالات لکھے ہیں اور ان کی شہادت کی تاریخ ۹ ربیع الاول ہی لکھی ہے۔ شرم کریں وہ لوگ جو ۹ ربیع الاول کو خوشی مناتی ہیں۔ حقیقی مومن وہ ہے جو تمام زندگی مولا حسینؑ کا سوگوار اور عزادار رہے۔